



گھر رہائش کے ساتھ نیکی و عبادت کی جگہ اور تربیت گاہ بھی ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَنَا الْبُيُوتَ فَضْلاً مِنْهُ وَمِنَّةً، وَجَعَلَهَا لَنَا سَكَنًا وَرَحْمَةً، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأَوْصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ: (وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) (١).

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رب ذوالجلال والا کرام نے قرآن کریم

میں ارشاد فرمایا ہے: **(وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا) (٢)**. اور اللہ

نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو آرام و سکون کی جگہ بنایا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ ہم پر اپنی ایک خاص نعمت کا ذکر فرما رہا ہے، جو نعمت گھر کی صورت میں ہے، جس میں ہم اپنے ماں باپ اور اہل و عیال کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں، جو انسان کے لئے جائے پناہ بھی ہے، اور سعادت کا گہوارہ بھی، اس کے لئے استقرار کی جگہ بھی ہے، اور سکون و راحت کا ٹھکانہ بھی، یہ وہ جگہ ہے جہاں انسان اطمینان کی

(١) البقرة: ١٨٩.

(٢) النحل: ٨٠.

گھر رہائش کے ساتھ نیکی و عبادت کی جگہ اور تربیت گاہ بھی ہے

سانس لیتا ہے، اور محبت و ہمدردی اور آرام و سکون حاصل کرتا ہے، چنانچہ گھر کی تعمیر اور خاندان کی تاسیس کا عظیم مقصد بھی یہی ہے، اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: (وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ) ^(۱)۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں؛ تاکہ تم ان سے آرام و سکون حاصل کرو، اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

میرے عزیز دینی بھائیو! اب سوال یہ ہے کہ ہم اپنے گھروں میں سکون و اطمینان کا خوشگوار ماحول کیسے پیدا کریں؟ تو جاننا چاہیے کہ بے شک مومن بندہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، تو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے؛ تاکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ شیطان سے اس کی حفاظت فرمائے، اور اس کے وسوسوں سے اُس کو اور اُس کے اہل و عیال کو محفوظ رکھے، کھانے پینے اور سونے جاگنے میں اُس کے شرور و فتن سے تحفظ فرمائے، رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا

عِشَاءً»^(۱)۔ جب بندہ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، تو داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے، تو شیطان کہتا ہے کہ اب یہاں نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا۔ یعنی شیطان اپنے رفقاء سے مخاطب ہو کر کہتا ہے: اس شخص کے ذکر کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تم سے اس کو اور اس کے گھر کو محفوظ و مامون کر دیا، اور پھر جب مومن بندہ پابندی کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتا ہے، قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے سننے کا گھر میں اہتمام کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں زندگی کی روح عطا فرماتا ہے، نبی پاک ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: **«مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذَكَّرُ اللَّهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذَكَّرُ اللَّهُ فِيهِ؛ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ»^(۲)**۔ اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے، اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا ہے، زندہ اور مردہ جیسی ہے۔ چنانچہ وہی گھر حیات سے معمور ہوگا، اور اس کے مکین خوشگوار زندگی کا لطف اٹھائیں گے، جس گھر میں پروردگار کو یاد کیا جاتا ہو، اور قرآن پاک کی تلاوت سے اس کو آباد کیا جاتا ہو۔ قرآن پاک کی سب سے عظیم سورت جو انسان کے گھر میں امن و امان اور حفاظت عطا کرتی ہے، وہ سورہ بقرہ ہے، رسول کریم ﷺ کا فرمان

(۱) مسلم : ۲۰۱۸۔

(۲) مسلم : ۷۷۹۔

عالمشان ہے: «افْرءُوا سُورَةَ الْبَقْرَةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقْرَةِ»^(۱). اپنے گھروں میں سورہ بقرہ پڑھا کرو؛ کیونکہ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ مومن بندہ اپنی عبادت کا کچھ حصہ اپنے گھر میں بھی ادا کرتا ہے؛ کیونکہ حضور پاک ﷺ کا معمول تھا کہ اپنے گھر میں نفل نمازوں کا اہتمام فرماتے تھے، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کا حکم بھی دیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ»^(۲). کچھ نماز اپنے گھروں میں بھی ادا کیا کرو۔ اور آپ ﷺ نے اُس کی (گھر میں نماز پڑھنے کی) فضیلت بھی بیان فرمائی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «صَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ، إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ»^(۳). اے لوگوں! اپنے گھروں میں نماز پڑھو؛ کیونکہ فرض نماز کے سوا انسان کی سب سے افضل نماز اُس کے گھر میں ہے۔ اس طرح مسجد کے ساتھ ساتھ مومن کا گھر بھی اُس کی اطاعت و عبادت کی گواہی میں شریک ہو جاتا ہے، اور عبادت کی برکت کا ایک حصہ گھر کو بھی حاصل ہوتا ہے، اور فرشتوں کی آمد و رفت اُس کے گھر میں بھی ہوتی ہے، جن سے اہل خانہ

(۱) شعب الإيمان للبيهقي : (۴۰۳/۲).

(۲) متفق عليه.

(۳) متفق عليه.

؛ گھر رہائش کے ساتھ نیکی و عبادت کی جگہ اور تربیت گاہ بھی ہے

کو اجر و ثواب کی بشارت بھی ملتی ہے، نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: «إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ؛ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا»^(۱)۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز ادا کر لے، تو اُس میں سے اپنے گھر کے لیے بھی کچھ حصہ رکھے؛ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی نماز کی وجہ سے اُس کے گھر میں خیر پیدا کرنے والا ہے۔ اور اُس خیر کی شکل یہ ہے کہ اہل خانہ اُس کی اتباع و اقتدا کریں گے، اور اجر و ثواب کئی گنا کر دیا جائے گا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ گھر میں پڑھی جانے والی نفل نمازوں کے اجر و ثواب کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے، جیسا کہ مسجد میں پڑھی جانے والی فرض نمازوں کا ثواب کئی گنا عطا فرماتا ہے، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«تَطْوَعُ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ يَزِيدُ عَلَى تَطْوَعِهِ عِنْدَ النَّاسِ؛ كَفَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ»^(۲)۔ لوگوں کے سامنے نفل نماز پڑھنے کے مقابلہ گھر میں نفل نماز ادا کرنے کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے تنہا نماز پڑھنے کے مقابلہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت ہے۔ اور جب انسان کے ساتھ اُس کے اہل خانہ بھی عبادت اور نیکی کے کاموں میں شریک ہو جاتے ہیں تو یہ

(۱) مسلم : ۷۷۸ .

(۲) مصنف عبد الرزاق : ۷۰/۳ ، ومصنف ابن أبي شيبة : ۲۵۶/۲ .

۵ گھر رہائش کے ساتھ نیکی و عبادت کی جگہ اور تربیت گاہ بھی ہے

اجرو ثواب میں اضافہ کا ذریعہ بنتا ہے، اور ایسے شخص کی طرف اللہ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے، نبی کریم ﷺ کا پاک ارشاد ہے: «رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّى وَأَيَقظَ امْرَأَتَهُ... رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيَقظَتْ زَوْجَهَا»^(۱)۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے جو رات میں بیدار ہوا، اور نماز پڑھی، اور اپنی بیوی کو بھی جگایا (اس نے بھی نماز پڑھی)، اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو رات میں بیدار ہوئی، پھر اس نے نماز پڑھی، اور اپنے شوہر کو جگایا، اور اُس نے بھی نماز پڑھی۔ وہ گھر کیا ہی خوبصورت و پاکیزہ ہے جس پر اللہ کی نظر عنایت اس حال میں پڑتی ہو کہ اس میں رہنے والے کچھ لوگ رکوع کی حالت میں ہوں، تو کچھ لوگ سجدہ ریز ہوں، تو کچھ افراد ذکر کر رہے ہوں، تو کچھ لوگ تلاوت میں مشغول ہوں۔

برادرانِ اسلامی اور حضراتِ سامعینِ کرام! اللہ رب العزت کا ہم سے مطالبہ ہے کہ ہم اپنے گھروں میں سلام کو رواج دیں، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً)^(۲)۔ توجہ بھی تم اپنے گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو، جو

(۱) أبو داود: ۱۳۰۸، ۱۴۵۰، والنسائي: ۱۶۱۰، وابن ماجه: ۱۳۳۶۔

(۲) النور: ۶۱۔

گھر رہائش کے ساتھ نیکی و عبادت کی جگہ اور تربیت گاہ بھی ہے

اللہ کی طرف سے ایک بابرکت اور پاکیزہ دعا ہے۔ یعنی اے لوگوں! جب بھی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل و عیال کو سلام کرو^(۱)؛ کیونکہ سلام ایک دعاء خیر ہے، جس کا پروردگار نے تم کو حکم دیا ہے، اور اُس کو تمہارے گھروں کے لئے بابرکت بنایا ہے، اور اُس پر عظیم اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے^(۲)۔ علمائے کہتے ہیں کہ جب کوئی مومن بندہ اپنے گھر میں داخل ہو اور وہاں کوئی موجود ہو تو اُس سے مخاطب ہو کر کہے: **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ** تم پر اللہ کی سلامتی ہو اور اس کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ اور اگر گھر کے اندر کوئی نہ ہو تو اس طرح کہے: **السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ**^(۳) ہمارے اوپر سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ تاکہ ہر حال میں اُس کا گھر امن و سلامتی کا گہوارہ بنا رہے، انسان اپنے گھر کو ایمان اور خیر و برکت سے معمور دیکھنا چاہتا ہے، اور اسی میں انبیا علیہم السلام کے طریقہ و منہج کی اتباع بھی ہے، چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کی تھی: **(رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا)**^(۴)۔ اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرما، اور میرے ماں باپ کی

(۱) تفسیر الطبری: (۳۷۸/۱۷)۔

(۲) تفسیر الطبری: (۳۸۴/۱۷)، و تفسیر الرازی (۴۲۳/۲۴)۔

(۳) تفسیر القرطبی: (۳۱۹/۱۲)، تفسیر الطبری: (۳۷۹/۱۷)، الکافی فی فقہ أهل المدينة: (۱۱۳۳۲/۲)۔

(۴) نوح: ۲۸۔

گھر رہائش کے ساتھ نیکی و عبادت کی جگہ اور تربیت گاہ بھی ہے

مغفرت فرما، اور جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہوں ان کی مغفرت فرما۔ گھر کے اندر اور اہل و عیال اور اہل خاندان کے بیچ ایمانی ماحول اولاد کی تربیت میں بڑا موثر ہے، اس سے وہ اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار کے حامل بنتے ہیں، اور جس کا اظہار اہل خانہ کی صحبت و ہم نشینی کے مواقع پر ہوتا ہے، جیسے کہ کھانے کا دسترخوان ہو، یا علمی و فکری مجلس ہو، ان موقعوں پر آپس میں مذاکرہ کرتے ہیں، اور اچھے عادات و اطوار اور اپنی تہذیب و ثقافت کا مظاہرہ کرتے ہیں، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر بجالاتے ہیں، اور مزید کی دعا کرتے ہیں، تو ایسا گھر اخلاقِ حسنہ اور خصالِ حمیدہ کا گوارہ بن جاتا ہے۔ اور سب سے اچھی خصلت اور معاشرہ کا سب سے نیک عمل جو کسی گھر کا طرہ امتیاز ہوتا ہے، وہ صلہ رحمی ہے، اور رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک ہے، اس گھر میں والدین اپنے بچوں کو اس کی ترغیب دیتے ہیں، اور خود عملی نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اور انہیں اخلاقِ کریمانہ میں جو کسی گھر کا تمنغہ افتخار ہوتا ہے، وہ آپسی تعاون و ہمدردی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے اس گھر کی یہی صفت بیان کی تھی جس گھر میں ان کے بھائی کی پرورش ہوئی، چنانچہ انہوں نے اس موقع پر جو کہا تھا قرآن پاک نے اس کو اس طرح نقل کیا ہے: **(هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ**

۸ گھر رہائش کے ساتھ نیکی و عبادت کی جگہ اور تربیت گاہ بھی ہے

لَهُ نَاصِحُونَ (۱)۔ میں ایک ایسے گھر والوں کا آپ لوگوں کو پتہ دوں، جو آپ

لوگوں کی خاطر اس کو پالیں گے، اور وہ اس کی بڑی خیر خواہی سے دیکھ بھال کریں گے۔ چنانچہ اس گھر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے اللہ کے جلیل القدر نبی نکلے

جن کا شمار اولوالعزم رسولوں میں ہوتا ہے۔ لہذا ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے خاندان اور گھر کی پوری پوری نگرانی کریں، ان کے تئیں اپنی پوری ذمہ داری کا ثبوت دیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں ہم سے باز پرس فرمائے گا، نبی اکرم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمان عالیشان ہے: **«إِنَّ اللَّهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ:**

أَحْفَظَ أَمْ ضَيَّعَ، حَتَّى يَسْأَلَ الرَّجُلَ عَنِ أَهْلِ بَيْتِهِ» (۲)۔ بے شک اللہ

تعالیٰ ہر نگران سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کرے گا کہ اس نے اس کی حفاظت کی یا اس کو ضائع کر دیا، یہاں تک کہ بندہ سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی دریافت فرمائے گا۔ خاندان و کنبہ معاشرہ کی خشیت اور اساس و بنیاد ہے، اور نسل نو کی پہلی درسگاہ ہے، جس کے سایہ میں وہ پروان چڑھتی ہے، اس لئے یہ اساس و بنیاد اگر درست اور مضبوط و مستحکم ہوئی، تو اس پر قائم ہونے والی عمارت بھی مستحکم ہوگی، اور اس کا نمایاں اثر معاشرہ میں ظاہر ہوگا۔ اے اللہ ہمارے

(۱) القصص: ۱۲۔
(۲) ابن حبان: ۳۴۴/۱۰۔

گھروں کو سعادت و خوش بختی اور محبت و ہمدردی کا گہوارہ بنا دے، ہمیں اپنے گھروں میں ذکر و تلاوت اور نوافل کا اہتمام کرنے والا بنا دے، اور اخلاص کے ساتھ عمل صالح کی توفیق عطا فرما۔ **فَاللّٰهُمَّ زِدْ بِيُوتَنَا سَعَادَةً وَهَنَاءً، وَمَوَدَّةً وَرَحْمَةً، وَاجْعَلْنَا لَكَ طَائِعِينَ، وَبِرَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ مُقْتَدِينَ، وَوَفِّقْنَا لِبَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ، حِينَ قُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) (۱).**

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْحُطْبَةُ الثَّانِيَّةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا أَمَرَ، وَأَشْكُرُهُ فَإِنَّهُ سُبْحَانَهُ يَجْرِي مِنْ شُكْرٍ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاَللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَوْصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ اسلامی اور معزز سامعین کرام! بے شک اپنے اولاد کے تئیں والدین کی

ذمہ داری ہے کہ انھیں دنیا و آخرت میں نقصان پہنچانے والی چیزوں سے ڈرائیں

اور بچائیں، رب ذوالجلال والا کرام کا فرمانِ عالیشان ہے: **(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا**

قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا) (۱)۔ اے ایمان والوں! اپنے آپ کو اور اپنے

اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ یعنی اپنے گھروں کو اور اولاد و خاندان کو

گناہوں سے بچاؤ، اور اُن کے درمیان اور گناہوں کے درمیان آڑ بن جاؤ، حضرت

قتادہ فرماتے ہیں: جب اپنے اہل و عیال کو اللہ کی معصیت کرتے ہوئے دیکھو، تو ان

کی سرزنش کرو، اور سختی سے اُن کو اس کام سے روکو (۲)۔ اور سب سے بدترین گناہ

جو گھروں کے اجڑنے اور معاشرہ کے بگاڑ کا سبب بنتا جا رہا ہے وہ منشیات یعنی نشہ آور

(۱) التحريم: ۶.
(۲) تفسیر ابن کثیر: (۱۶۷/۸)۔

چیزوں کا استعمال ہے، اور یہ ایک بین الاقوامی وبابن پجلی ہے، جس سے دنیا کے اکثر ممالک دوچار ہیں، اس لئے ہماری اہم ترین ذمہ داری ہے کہ اپنی اولادوں اور اپنے خاندان کے افراد کو منشیات کی بری عادت سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں، کیونکہ یہ دائمی یا وقتی زہر قاتل ہے^(۱) جو لوگوں کی زندگی کو مالی اور جسمانی اور اخلاقی و روحانی طور پر تباہ کر دیتی ہے۔ اسی طرح ہمارے بچے بچیوں کی صحت کے لئے نقصان دہ اور ان کے اوقات و صلاحیات کو ضائع کرنے والا الیکٹرانک گیمنز کا مشغلہ ہے، جس کو عالمی ادارہ صحت نے بھی مضر رساں قرار دیا ہے، کیونکہ یہ بچوں کو حقیقت سے دور اور اپنے گھر اور معاشرہ سے الگ تھلگ کر دے رہی ہے، اور ان کی زندگیوں پر منفی اثر ڈال رہی ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی اولاد کی صحت ان کی عقلی و جسمانی نشوونما کی حفاظت کا پورا خیال رکھنا چاہیے، ان کے اندر نشہ آور اشیاء کی ضرر رسائی کا شعور و ادراک بیدار کرنا چاہیے، اور الیکٹرانک گیمنز کی عادت کے نقصانات سے ان کو روشناس کرانا چاہیے، تاکہ ہمارے گھروں میں سعادت و خوش بختی اور سکون و اطمینان کی خوشگوار فضا قائم رہے، اور اس ماحول میں ایسی نسل پروان چڑھے جو معاشرہ کے لئے نافع ہو، اور وطن کی رفعت و سر بلندی کا سہرا ان کے سر ہو۔ اخیر میں بارگاہ رب العزت میں عاجزانہ دعا ہے کہ اے پرورگار عالم!

(۱) بهذا عرفته منظمة الصحة العالمية.

ہمارے گھروں کو سکون و اطمینان اور امن و آشتی کا گہوارہ بنا دے، سعادت و خوش
 بختی اور پرسکون و خوشگوار ماحول ہمارے گھروں کا مقدر بنا، ہمیں محبت و ہمدردی اور
 بھائی چارے کے جذبہ سے سرشار فرما، ہمیں اور ہماری اولادوں کو برے کاموں اور
 ضرر رساں مشغلوں سے حفاظت فرما۔ هَذَا وَصَلُّوْا وَسَلَّمُوْا عَلٰی خَاتِمِ النَّبِيِّينَ
 وَالْمُرْسَلِيْنَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ
 يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلَّمُوْا تَسْلِيْمًا) (۱)۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ. وَارْضَ
 اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ
 الْأَكْرَمِيْنَ. اللَّهُمَّ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ، وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أُعْطِيَ، وَيَا أَكْرَمَ مَنْ عَفَا، وَأَعْظَمَ
 مَنْ غَفَرَ؛ نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَوْفَرَهَا، وَمِنَ الْعُلُومِ أَنْفَعَهَا، وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَكْمَلَهَا،
 وَنَسْأَلُكَ السَّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْفَوْزَ فِي الْآخِرَةِ.

اللَّهُمَّ وَفَّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيْفَةَ بِن زَايِدٍ لِّمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ
 بِنُؤْفَيْكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِيْنَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ يَا سَمِيْعَ
 الدَّعَوَاتِ، يَا رَفِيْعَ الدَّرَجَاتِ، اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ،
 الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْ الشَّيْخَ زَايِدَ وَالشَّيْخَ مَكْتُومَ وَشَيْوْخَ
 الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيْحَ جَنَاتِكَ. اللَّهُمَّ
 أَدِمْ عَلٰی دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ نِعْمَكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا،
 وَاجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنَ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِينَا وَلِمَنْ لَكَ حَقٌّ عَلَيْنَا، وَعَافِنَا فِي أَسْمَانَا، وَأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا،
وَبَارِكْ فِي أَهْلِينَا وَذُرِّيَّتِنَا، وَفِي كُلِّ مَا رَزَقْتَنَا، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَاتِ التَّحَالْفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ،
وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انصُرْ قُوَاتِ التَّحَالْفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الْإِسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ،
وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْعَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ اغْنِنَا عَيْثًا مُعِيثًا
هَبْنِيًّا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَفِنَا عَذَابِ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ
الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.